Novels Mania

خان زادی

ٹوٹے خوابوں کی ملکہ

ناول : ٹوٹے خوابوں کی ملکہ

رائٹر : خان زادی

ناول : ٹوٹے خوابوں کی ملکہ

رائٹر : خان زادی

آج صبح صبح وہ وقت سے تھوڑا جلدی اٹھ گئی باہر سے جھگڑے کی آواز نے اسکی نیند خراب کر دی تھی وہ اٹھی اور اپنی بارہ سالہ بہن کو سوتے دیکھا

اس کا دھیان ایک دم باہر شور کی طرف گیا تھا اس نے جلدی جلدی اپنے بالوں کا جوڑا بنایا اور باہر گئی آج پھر وہ شخص اسکی ماں کو مار رہا تھا ساتھ ساتھ گالی گلوچ بھی کر رہا تھا

تمہیں سمجھ نہیں آتی میرے معاملات سے دور رہا کرو کتنی بار کہا میرے سامنے نہ آیا کرو اپنے منحوس بیٹوں کے لیے مجھ سے کسی بھی چیز کی امید نہ رکھنا۔

اسکی ماں رو رہی تھی اور اسکے دل میں آج اپنے باپ کے لیے نفرت نے جگہ مضبوط کر لی تھی اچانک اسے اذان کی آواز آئی وہ خوش میں آتی سر پہ دوپٹہ درست کرتی جیسے پیچھے مڑی بسیاں تائی کو ہمیشہ کی طرح مسکراہٹ کے ساتھ انہیں دیکھے پایا۔

۔ بسیاں تائی نے ایک ناگوار نظر اس پہ ڈالی اور بڑبڑاتی اندر چلی گئی ۔ وہ بھی نماز پڑھنے کے غرض سے اندر چلی گئی نماز کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کی اور سکول کے لیے تیاری کرنے لگی ۔

حمنہ اٹھو دیر ہو رہی ہے نہیں تو آج پھر وہ خوفناک اماں نے ناشتہ نہیں دینا۔

ارے زونی بیٹا اٹھو دیر ہو رہی ہے کالج نہیں جانا کیا میں جا رہی ہوں.

سعدیہ کی آواز سے اسکا خواب ٹوٹا پر وہ بھی ڈھیٹ بنی چادر اوڑھ کر پھر سو گئی۔

ناشتہ تیار ہے جلدی آجاؤ سعدیہ بول کر کمرے سے چلی گئی۔

آہھھھ یہ کیا کیا مانو کی بچی سارا پانی گرا دیا مجھ پر ہی ہی ہی آپو آپ اٹھ جو نہیں رہی تھی رک تجھے میں میں بتاتی ہوں تجھے کچھ ہی دیر بعد کمرے میں ان دونوں کے قہقہے گونجنے لگے سعدیہ نے اپنی دونوں بیٹیوں کو دل سے خوش رہنے کی دعا دی اور باہر ناشتہ لگانے چلی گئی

۔

خالہ مجھے بچا لیں نہیں تو میں نیچے گر جاوں گی وہ اپنی معصوم آنکھوں میں آنسوں لئے پکار رہی تھی اآہھھھ۔

ذونیییییییی۔۔۔۔

نہیں نہیں وہ نیند میں بڑبڑا رہی تھی۔

دعا بیگم اٹھئے کیا ہوا آپ کو دعا بیگم اٹھئے دعا ایک دم نیند سے جاگی

المیر وہ وہ ذونی نیچے گر گئی مجھے پکار رہی تھی

دعا بیگم ہوش کریں کیا بول رہی ہیں آپ کیا ہو گیا اپکو

المیر میں نے ابھی بہت برا خواب دیکھا ہماری ذونی کو کچھ ہو گا تو نہیں دعا بیگم بس برا خواب ہی تھا آپ پریشان نہ ہوں

دعا بیگم رونے لگ گئی المیر جلدی سے بولے!!

یہ رونا تو بند کریں آپ کو تو پتا آپکا دیوانہ آپ کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا انہوں نے ماحول کو ٹھیک کرنے کے لئے شرارت سے کیا اس کا اثر بھی ہوا دعا بیگم کچھ نارمل ہوتی بولی

ہاہاہا المیر آپ بھی نہ۔

ان کی پھر سے پریشان شکل دیکھ کے المیر صاحب جلدی سے بولے دعا آپ ابھی سو جائیں رات کے تین بجھ رہیں ہیں کل ہم کالج میں ذونی سے ضروربات کریں گیں آخر کب تک وہ ہم سے ناراض رہے گی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

آرے کہاں مر گئی کمبخت ماری کتنی بار کہا ہے میرے آنے سے پہلے ناشتہ تیار ہونا چاہیے

بس آ گئی ماں جی ایک ہاتھ میں بچہ اٹھائے دوسرے ہاتھ میں چائے لے کے بھاگی ارہی تھی چائے سامنے رکھتے وضاحت دی کہیں آج پھر بھوکا نہ رہنا پڑے

وہ اماں جی بس آج زونی جلدی اٹھ گئی تھی رونے بھی لگ گئی

اس لیے دیر ہو گئی اٹکتے اٹکتے جواب دیا

ارے بس بس تیرے روز کے ڈرامے ہیں ہم نے بھی بچے پیدا کئے ہیں

ایک تو پیدا ہوتے ہی اپنی ماں باپ کو کھا گئی۔

پتا نہیں کس کا گندا خون ہے توں

ایک پوتا تک تو دیا نہیں بس یہ مصیبت میرے بیٹے کے گلے میں ڈال دی اب اس کا خرچا

اوپر سے شادی کا جہیز ہہہہ۔

کدھر سے آئیں گے اتنے پیسے تیرا باپ قبر سے نکل کر تو آئے گا نہیں۔

کدھر بیٹھ رہی ہو بی بی دفعہ ہو کتنی بار کہا ہے میرے سامنے اس منحوس کو نا لایا کرو

جب وہ بیٹھنے لگی تو آصف نے کہا

ججج جی

اپنے آنسوئوں کو اندر دھکیلتے بہت مشکل سے کہا

اب تو ان سب کی اسکو عادت ہو گئی تھی

جلدی سے اپنے کمرے میں بھاگی چلی گئی

آج اسکی اور آصف کی شادی کو پانچ سال ہو گئے تھے پر وہ آصف کے دل میں اپنی جگہ

نہیں بنا پائی تھی

اسے رونا آتا تھا اپنی قسمت پہ

کاش شادی کے دن عمیر کے ساتھ چلی جاتی بہت دور.بس سوچ کر رہ گئی۔

وہ نہیں جانتی تھی اس کی کہی گئی بات بہت جلد سچ ہونے والی تھی۔

اللہ تو اپنے ہر بندے کی سنتا اللہ پاک آپنے بندے کو اتنا ہی آزماتا جتنا اسکا بندہ برداشت کر سکے

پر شاید اسکی قسمت میں ابھی آزمائش باقی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

آرے سعدیہ کن سوچوں میں گم ہیں آپ ؟؟

عمیر صاحب نے سعدیہ کو کچھ سوچتے دیکھ کر کہا !!

کہیں نہیں سعدیہ نے ہوش میں آتے .بس اتنا ہی کہا

سعدیہ نے اپنے سامنے حمنہ اور ذونیشہ کو ہنسی مذاق کرتے دیکھا

ساتھ ناشتہ کرتے عمیر جو ان کو ہی پریشانی سے دیکھ رہے تھے

ان کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے ارے کیا ہوا میری پیاری بیگم کو اتنا دکھی کیوں ہو رہی ہیں

کچھ نہیں یہ تو خوشی کے آنسوں ہیں کچھ پرانی بات یاد آگئی تھی

کتنا فرق ہے ماضی اور حال میں نہ عمیر

بیگم یہ بندہ ناچیز آپکی ایک مسکراہٹ کے پیچھے کچھ بھی کر سکتا اور آپ ہیں جو رو رہیں ہیں

دیکھیں بچیاں بھی پریشان ہو رہی ہیں

سعدیہ نے سامنے عقب میں دیکھا ذونی اور حمنہ ان کو ہی دیکھ رہی تھی

انہوں نے جلدی سے آنسو صاف کیئے اور مسکراتے ہوئے سب کو ایک نظر دیکھا

اور ناشتہ کرنے کا کہا

کالج کے لیے دیر ہو رہی ہے جلدی کرو ذونی آپ بھی جلدی کریں نہیں تو آفس میں لیٹ

پہنچے گے۔

کالج باہر سے دیکھنے میں جتنا بڑا تھا اندر سے اتنا ہی خوبصورت بھی تھا

یہاں لڑکا اور لڑکیاں ساتھ میں ہی پڑھتے تھے

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

کالج میں ادھر ادھر لڑکیاں اور لڑکے گروپ کے کی شکل میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے

کچھ ایک دوسرے کو پرپوز کر رہے تھے

بس ایک وہ ہی اکیلا کھڑا تھا

جو بار بار باہر دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا شاہد انتظار میں تھا کسی کے

تبھی وہ اسکو دروازے سے اندر آتی نظر آئی بلیک عبایا ساتھ بلیک ہی حجاب کیئے چہرہ کسی بھی میک اپ سے پاک ساتھ پروفیسر احمد بھی تھے

شاید کسی بات پر مسکراتے ہوئے ارہی تھی

تب ہی اس کی نظر اس پر پڑھی چھ فٹ سے نکلتا قد چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی نیلی آنکھیں جن میں اسکو دیکھ کے چمک آجاتی مسکراتے ہونٹ سکڑ گئے

چہرے پہ اب مسکراہٹ کی جگہ آنجانیت اور سنجیدگی نے لے لی

اسکو سرے سے اگنور کرتی اسکے پاس سے گزر گئی ہمیشہ کی طرح نظر انداز کر کے

اور وہ شرمندگی سے سر جھکا تا رہ گیا

یہ کیا کر دیا تھا اس نے بس ایک غلطی کی اتنی بڑی سزا جس سے اسکی زندگی اس سے خفا ہو گئی

اسکی ایک نظر کے لیے کالج کی لڑکیاں منتظر رہتی تھی ہر وقت تیار رہتی تھی پر اسکی نظر تو بس ایک کے ہی اس پاس طواف کرتی تھی

جو اسکی ہی غلطی کی وجہ سے

اسکو دیکھتی بھی نہ تھی جیسے ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہوں۔

وہ ایسے ہی کھڑا تھا جب واجد نے اکر اسکو سوچوں سے باہر نکالا ارے شاہ ویر یار ادھر کیا کر رہا کلاس شروع ہو چکی ہے

میم آج پھر نکال دیں گی کلاس سے سب پروفیسر کا تو فیورٹ ہے پر پتہ نہیں میم کو کیا مسلئہ تجھ سے۔

واجد اسکا واحد دوست تھا جو بچپن سے اس کے ساتھ تھا اس کی بات پہ سب سوچوں کو جھٹکتا کلاس کی طرف چل دیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ذونیشہ وائٹ بورڈ پر مارکر سے کچھ لکھ رہی تھی

جب اسے اپنی پشت پر کسی کے نظروں کی تپش محسوس ہوئی۔

پیچھے مڑ کر دیکھا نظر شاہ ویر پر پڑھی جو آرام سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا

دو تین بار اگنور کیا پر وہ باز نہیں آیا اسکی نظروں سے تنگ ہوتی بولی

یو سٹینڈ اپ!! ذونیشہ نے سخت لہجے میں شاہ سے کہا جو اسکے یوں اچانک سے بولنے پر ہڑبڑا گیا

اور اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کھڑا ہوا اسنے تصدیق چاہی

جی آپ GET OUT FROM MY CLASS

سخت لہجے میں کہا گیا

اسکی آنکھوں میں آنسوں آ گئے ذونیشہ کی اتنی بے رخی دیکھ کر

واجد کو بہت افسوس ہوا کاش وہ بچپن میں وہ ایک غلطی نہ کرتا تو آج یوں اسکا یہ دوست اداس نہ ہوتا

اسکی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کے ذونی نے اپنا روخ دوسری طرف کیا آور اس کو باہر جانے کا اشارہ کیا کہاں برداشت کر سکتی تھی من پسند شخص کیی آنکھوں میں آنسوں وہ بھی جا محبت نہیں عشق ہو بچپن کا

اپنے دل کو سمجھاتی اپنا دھیان پھر سے لیکچر کی طرف کیا اور کلاس میں مصروف ہو گئی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ جیسے ہی کلاس لے کے باہر نکلی

ایک سخت بھر نظر اس پہ ڈال کے آگے بڑھ گئی۔

آج میں ان سے بات کر کے رہوں گا آخر کب تک معاف نہیں کرے گی

دل میں سوچتا ذونی کے پیچھے آیا ابھی وہ کچھ کہتا !!

اس سے پہلے ہی اس کے قدم رک گئے

زونی بیٹا کیسی ہیں آپ ؟؟

زونی نے جیسے ہی پیچھے مڑ کے دیکھا المیر اسکو ہی دیکھ رہے تھے۔

اسلام و علیکم سر!!

و علیکم السلام بیٹا،،

سر تو نہ کہو خالو ہوں تمہارا خالو کہا کر سر بول کے پرایا کر دیتی ہو۔

ان کی بات پہ وہ مسکرائی اور بولی

نہیں خالو بس کالج میں آپ میرے سر ہیں تو بس اسی لئے کہا

چلو کوئی بات نہیں بیٹا جو تمہارا دل کرے پکار لیا کرو

یہ بتاؤ ہماری بیٹی گھر کب آ رہی ہے؟

انہوں نے شرارت سے کہا!

گھر لفظ پہ اسنے نظریں اٹھا کے سامنے دیکھا جب اسکی نظر ان کے پیچھے کھڑے شاہ ویر پر

پڑی جو اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا۔

ایک پل کو نظریں ملی دونوں کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔

بولو بیٹا۔ المیر کی آواز پہ ہوش میں آتے ہی نظروں کا زاویہ بدلہ

خالو کام ہوتا کالج کا اوپر سے اتنا تھک جاتی ہوں وقت ہی نہیں ملتا اس نے ہمیشہ کی طرح

ٹالنا چاہا

دیکھو بیٹا میں نہیں جانتا کیا ہوا تم نے اچانک سے آنا کیوں بند کر دیا ہم سے بھی نہیں ملنے آتی

اب

بس اتنا کہوں گا دعا بیگم آپکی خالہ اپکو بہت یاد کر رہی تھیں

ان کی بات پہ اس نے اپنا سر اٹھایا ایک نظر ان کے پیچھے کھڑے شاہ ویر پر ڈالتی بنا جواب

دیئے چلی گئی

شاہ ویر کو اس کی آنکھوں میں اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا کیا نہیں تھا ان آنکھوں میں شکوہ

افسوس درد۔

المیر صاحب بھی آپنے آفس کی طرف چلے گئے گئے

بس وہ بت بنا کھڑا رہ گیا اسکی آنکھوں کو یاد کرتے بے دلی سے پارکنگ کی طرف قدم بڑھا

دئے

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

زونی گھراتے سعدیہ بیگم سے بنا ملے ہی اپنے کمرے میں چلی گئی

آج ان کو زونی حد سے زیادہ خاموش لگی۔

دن کا کھانا بھی نہیں کھایا تھا

اس نے

سعدیہ بیگم اسکو بلانے گئی تو اس نے کام زیادہ کا بہانہ بنا کر بیجھ دیا۔

کمرے میں بند ہوئے اسکو رات ہوگئی تھی

عشاء کی نماز ادا کرتی بھوکے پیٹ ہی لیٹ گئی

چھت کو گھورتے گھورتے اپنا معاضی یاد کرتی نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سب اس وقت کھانے کی ٹیبل پر رات کا کھانا کھا رہے تھے

سعدیہ آج ذونیشہ نہیں ائی کھانے پر

نہیں عمیر میں گئی تھی اسکو بلانے پر کہتی ہے بھوک نہیں ہے آج دن سے کمرے میں بند ہے دن کا کھانا بھی نہیں کھایا

بولتی بہت تھک گئی ہوں

مجھے تو بہت فکر ہوتی ہے اسکی ہماری ذونی ایسی تو نہیں تھی پتہ نہیں کس کی نظر لگ گئی ہے

سعدیہ آپ پریشان نہ ہوں بس تھک گئی ہوگی آج آپ ویسے ہی پریشان ہوتی ہیں

ہہہمممم سعدیہ نے بس اتنا کی کہا اور کھانے کی طرف متوجہ ہوگئی۔

"بیٹیوں سے محبت کرنا ❤️

انھیں عزت دینا

اور انھیں جگر کا ٹکڑا کہنا

یہ بھی میرے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی سنت ہے ❣️!

ذونی بیٹا آجاؤ ناشتہ تیار ہے سعدیہ بیگم کمرے میں آتے ہی حکم سادر کیا یہ کوئی پانچویں بار تھا جب وہ اسے اٹھانے آئیں تھی۔

ذونی نے رات کو نیند نہ آنے کی وجہ سے کی وجہ سے میڈین لی تھی

جس وجہ سے آج اسکی آنکھیں نہیں کھل رہی تھی

ذونی اب مجھے دوبارا نا آنا پڑے چلو شاباش باہر آؤ عمیر کب سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں

جی امی بس آ بھی آئی اتنا کہتی با مشکل آنکھیں کھولتی فریش ہونے چلی گئی

آج وہ باقی دنوں سے ہٹ کر تیار ہوئی تھی لال رنگ کے سادہ فراک ساتھ لال ہی پجامہ ہم رنگ ہی دوپٹہ نفاست سے سر پہ کیئے بہت پیاری لگ رہی تھی

آج حمنہ نے بھی سیم کلر کے کپڑے پہنے تھے بس حمنہ نے گھٹنوں تک آتی فراک کے سے کیپری پہنے ہوئے تھی دوپٹہ مفلر کی طرح گلے میں ڈالا ہوا تھا

یہ بچپن سے ہوتا تھا وہ دونوں ہی ہر اتوار کو سیم ڈریسنگ کرتی تھی یہ بھی حمنہ کی ہی خواہش تھی

دونوں ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہی تھی

اسلام و علیکم

بابا اور ماما دونوں نے یک زبان ہو کر کہا حمنہ بھاگ کے عمیر صاحب کے گلے میں بانہیں ڈال لی

و علیکم السلام بیٹا!

دونوں نے جواب دیا

عمیر صاحب نے حمنہ کے ماتھے پر پیار دیا اور ساتھ بیٹھنے کا کہا

ذونی کی طرف متوجہ ہوئے کیا ہوا ذونی بیٹا ٹھیک تو ہو آپ کل رات بھی کھانے پر نہیں آئی طبیعت تو ٹھیک ہے میری بیٹی کی۔

عمیر صاحب کے فکرمندی پر مسکرا دی انہوں نے یہ کبھی نہیں ظاہر ہونے دیا تھا کہ وہ ان کے سگھے باپ نہیں ہیں

نہیں بابا بس کام تھا اور بہت تھک گئی تھی اسی لئے سو گئی ان کو مطمئن کرنے کے لیے کہا ہممم عمیر نے بس اتنا کہنے پر ہی اکتفا کیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

بلیک کلر کے ڈھیلے سے ٹراؤزر اور شرٹ میں ملبوس بکھرے ہوئے کالے بال لال سوجی ہوئی آنکھیں جو رونے کی چغلی کر رہی تھی

شاہ ویر بکھرے ہوئے ہو لیے میں بھی وہ بہت حسین لگ رہا تھا دل دھڑکا دینے کی حد تک

ناشتے کی ٹیبل پر آتے ہی اس نے دعا بیگم اور المیر صاحب کو سلام کیا!

اسلام و علیکم ماما بابا!!

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ سلام

بیٹا جی کدھر ہے اجکل آپ کا دھیان میں دیکھ رہا ہوں کالج میں بھی آپکی شکایت ملی ہے خیر

تو ہے اور یہ آنکھیں کیوں سوجی ہوئی ہیں سوئے نہیں کیا رات کو المیر صاحب نے اسکو

اڑھے ہاتھ لیا

جی بابا ایگزیمز ہونے والے ہیں تو بس اسی کی ٹینشن ہے اور کچھ نہیں

اوکے بیٹا تیاری ٹھیک سے کرنا

ہمممم اسنے بس اتنا ہی کہا

باہر دروازے کی بیل کی آواز آئی دعا بیگم ان دونوں کو ناشتے کرنے کا کہتی خود اٹھی اور باہر

کی جانب قدم بڑھا دیئے

المیر صاحب اور شاہ ویر بیٹھ کر باتوں میں لگ گئے

دعا بیگم کے دروازہ کھولنے کی دیر تھی

موممممم اندر آتے ہی پر جوش سی منت دعا بیگم کے گلے آ لگی اور ان کو گول گول گمانے لگی

المیر اور شاہ ویر بھی منت کی آواز سنتے باہر لاؤنچ میں ا گئے جہاں دعا بیگم منت کے گلے لگے تو رہی تھیں

میری بچی بتایا کیوں نہیں آنے کا ڈرا ئیور اجا تا لینے موم اگر بتا دیتی تو سر پرائز کیسے دیتی

المیر صاحب کو دیکھتے ہی منت ان کے گلے ملی

بابا اااا میں نے آپ کو بہت مس کیا میں نے بھی میرا بچا آپ کو بہت یاد کیا شاہ ویر سے بھی ملی ملنے کے بعد وہی باتو میں مصروف تھے سب جب ایک آواز نے دروازے کی طرف متوجہ کیا

منو کی بچی میں بھی ہوں یہاں مرجان نے ناراض لہجے میں کہا!

مرجان میرا بچا میرا لال تم بھی آئے ہو دعا بیگم جلدی سے دروازے کی طرف گئی اور اسکو گلے سے لگا لیا کتنی دیر دعا بیگم مرجان کے گلے لگی روتی رہی تھیں۔

مرجان اور منت سب سے ملتے ڈائنگ ہال میں موجود تھے

منت اور مرجان دو نو جڑواں تھے

اللہ پاک نے دعا اور المیر کو شاہ ویر کے بعد جڑواں بچوں سے نوازا تھا منت اور مرجان

منت اور مرجان شاہ ویر سے دو سال چھوٹے تھے گول گول بڑی آنکھیں بھرے بھرے گال گلابی ہونٹ دودھیا رنگ خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھی بلکل معصوم گڑیا کی طرح صرف دیکھنے میں ہی معصوم لگتی تھی اصل میں چھوٹا پیک بڑا دھماکہ تھی بقول مرجان کے چھ فٹ سے نکلتا ہوا قد کسرتی جسم جس سے اپنی عمر سے بڑا لگتا تھا دیکھنے والا دوبارا ضرور دیکھتا تھا خوبصورتی میں شاہ ویر کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا اس نے

منو یار بھائی سے کب تک ناراض رہو گی تم سے پورے دو منٹ بڑا ہوں مرجان نے ہمیشہ والا لقمہ دیا

پتہ ہے پتہ ہے اب بس بھی کریں کتنی بار کہا ہے بھابھی کو کب لائیں گے آپ تو مانتے ہی نہیں میں ناراض ہوں آپ سے

اچھا میری چڑیل بہت جلد لے آؤں گا ٹالنے والے لہجے میں کہا گیا باقی سب ان کی نوک جوک سے لطف اندوز ہو رہے تھے

ہہہہو

المیر صاحب میں کہہ رہی تھی منت ٹھیک کہہ رہی ہے دعا بیگم نے بھی اپنا حصہ ڈالا میں سوچ رہی تھی اب مجھے سعدیہ سے بات کرنی چاہیے رحصتی کر دیتے ہیں

مرجان باہر تو لاپرواہی ظاہر کر رہا تھا پر اندر سے مانو لڈو پھوٹ رہے تھے اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا

جیسے آپکی مرضی بیگم ہم تو آپکے ہر فیصلے کا احترام کرتے ہیں المیر صاحب نے بھی اپنی رضا مندی دی

چلیں پھر ٹھیک ہے میں آج ہی بات کرتی ہوں ان سے اتوار کا دن ہے سب گھر ہی ہونگے

اسلام و علیکم دونوں نے یک زبان کہا سیڑھیوں سے نیچے آتے کہا

و علیکم السلام

آگے سے بھی فوراً جواب آیا کیا بات ہے میری دونوں بیٹیاں ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہیں عمیر صاحب نے کہا

اللہ پاک ہر بیٹی کے نصیب اچھے کرے آمین سعدیہ بیگم نے دل میں کہا

خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا ناشتے کے بعد سب لاؤنج میں بیٹھے ٹیوی دیکھ رہے تھے فون کی رنگ بجی سعدیہ بیگم نے فون اٹھایا

اسلام و علیکم کون ؟

و علیکم السلام آپی میں بات کر رہی ہوں دعا۔

انہیں بہت خوشی ہوئی دعا کی آواز سن کے

دوسری طرف سے پتہ نہیں کیا کہا گیا جسے سن کر سعدیہ بیگم بہت خوش ہوئی حال احوال پوچھنے کے تھوڑی دیر بعد کال بند کر کے واپس لاؤنج میں آئی

کیا بات ہے آج ہماری بیگم اتنی خوش نظر آرہی ہیں بات ہی خوشی کی ہے عمیر اپکو پتہ آج شام کو المیر بھائی اور دعا آنا چاہتے ہیں بات کرنا چاہتے ضروری کوئی

تو آپ نے کیا کہا بیگم صاحبہ

عمیر میں تو شام کو آنے کا کہا ہے ساتھ میں دعوت کا بھی بول دیا

چلیں ٹھیک ہے رات کو ملاقات ہوتی ہے میں ابھی ضروری کام ہے ایک کر کے آتا ہوں

المیر صاحب کہتے وہاں سے نکل گئے

حمنہ بھی بہت خوش تھی اسی لئے پاس بیٹھی ذونیشہ کی آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھ پائی

ذونیشہ نماز کا کہتی اوپر روم میں چلی گئی حمنہ بھی اپنے کمرے میں چلی گئی

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

گھر میں اج خاموش کی جگہ شور تھا سعدیہ بیگم ملازموں سے کہتی گھر کی صفائی کروا رہی تھی ساتھ ساتھ کچن میں دعوت کا انتظام بھی دیکھ رہی تھی

شام کے چھ بج چکے تھے سارا انتظام صفائی کروا کر اب سعدیہ بیگم خود تیار ہونے چلی گئی

رات کے سات بجے کے قریب دعا بیگم کی فیملی ان کے گھر میں موجود تھی

سعدیہ بیگم نے سلام کیا سب کا اچھے سے استقبال کیا

سعدیہ بیگم نے حمنہ کو آواز لگائی حمنہ نیچے آتی سب کو سلام کیا صوفے پر سعدیہ بیگم کے پاس بیٹھ گئی

ہلکے گرین رنگ کی کرتی سفید ٹراؤزر ہلکے ہی گرین رنگ کے دوپٹہ سر پہ کیا ہوا چہرہ میک اپ سے پاک چہرہ بہت پیاری لگ رہی تھی

بار بار خود پر کسی کی مسلسل نظر سے حائف ہوتی نظریں اٹھا کے سامنے دیکھا نظریں جھکانا بھول گئی کالے رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی گہری کالی آنکھیں وہ کسی کا بھی ائڈل ہو سکتا تھا مرجان اسے ہی دیکھ رہا تھا حمنہ کو لگا اسکا دل سینے سے باہر اچھل آئے گا

یہ بات کسی نے نوٹ کی ہو یا نہ کی ہو پر منت نے بخوبی نوٹ کی تھی۔

اس کے بر عکس منت نے بھی گرے کلر کی میکسی زیب تن کی ہوئی تھی

شاہ ویر نے بھی گرے کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا بس آنکھوں کا کلر نیلا تھا جو فلوقت کسی کی تلاش میں تھا

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

آپی زونی کہاں ہے سعدیہ سے دعا بیگم نے پوچھا!!

شاہ ویر جلدی سے ان کی طرف متوجہ ہوا

کیونکہ ان کے دل میں ایک ڈر بیٹھ گیا تھا کچھ دن پہلے دیکھے خواب کی وجہ سے۔

دعا بس کیا بتاؤں اسکی طبیعت اجکل بہت خراب رہتی ہے کمرے سے باہر بھی بہت کم آتی ہے!!!

بس اتنا سننا تھا کہ ویر کے دل کی دھڑکن زور سے دھڑکنے لگی وہ بہانہ کر کے باہر چلا گیا!!

واجد بھی آیا ہوا المیر صاحب نے واجد کو دیکھ کے بولے جو انہیں کی طرف ارہا تھا آتے ہی سلام کیا

آج کالج کی چھٹی تھی تو زونی سے پڑھنے آیا سعدیہ نے وضاحت دی

واجد زونی کا ماموں زاد تھا

ویر نے اندر آتے ہوئے سعدیہ بیگم کی بات سنی اور چپ کر کے بیٹھ گیا

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

عمیر بھی آچکا تھا سب نے رات کا کھانا کھایا سوائے زونی کے سب موجود تھے سوائے زونی کے

زونی نے سب کو سلام کیا اور واپس روم میں چلی گئ

سوجی ہوئی آنکھیں رف سا حلیہ آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے پڑے ہوئے تھے اسکی حالت دیکھ کے ویر بے چین ہوگیا پر اس نے ایک نظر بھی اس پر ڈالنی گوارا نہیں کی

ابھی رات کے دس بج رہے تھے کھانے کے بعد سب ہال میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے!!

کھانے کے بعد چائے کا دور چلا بہت دیر ہونے کی وجہ سے دعا کی فیملی آج رات ادھر ہی رکی تھی صبح بات کرنے کا کہتے سب کمروں میں چلے گئے

آذان کی آواز سنتے ہی اس نے اپنی آنکھیں کھولی اذان کے بعد اٹھی وضو کے غرض سے فریش ہونے چلی گئی تھوڑی دیر بعد وضو کر کے باہر آئی سفید دوپٹے سے حجاب باندھ کر فجر کی نماز ادا کی اس کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کی!!

نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی اس لئے باہر لان میں چل دی

،،،،،،،،،،

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

شاہ شاہ یہ دیکھوں میں تمہارے لیے کیا لائی ہوں،، کیا لائی ہو کیا لائی ہو نشو

میں تمہارے لیے گلاب کا پھول لائی ہوں تمہیں پسند ہے نا اس لئے تمہیں پتہ میں نے گملے منگوائے ہیں دن کو ہم دونوں مل کر باہر لان میں لگائیں گے اور پتہ یہ ہماری دوستی کی

مثال ہو گا!!!ہاں ٹھک ہے آپ کی دوستی اور میری عشق کی مثال ہو گا آخری بات اس نے دل میں کہی،،،،،،،،،،

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

نشو۔۔۔۔

وہ باغ میں پھول دیکھ رہی تھی

اپنے نام کی پکار سن کر خیال کی دنیا سے باہر آئی

جب اسے اپنے پیچھے سے کسی کی آواز آئی جلدی سے اپنے باغی آنسو صاف کرتی مڑی

جیسے نظر ٹھہر گئی تھی سفید قمیض شلوار شانو پر بلیک شال کی ہوئی نیلی آنکھوں میں چمک لئے

اسے ہی دیکھ رہا تھا جلدی سے اپنی نظروں کا زاویہ بدلہ

نشو۔۔

ایک دم ہوش میں آتی سنجیدہ سی اسے دیکھنے لگی جیسے پوچھ رہی ہو کیا کہنا!!

نشو کب تک ایسے دیکھ کے نگاہیں پھیریں گی آپ مجھ سے غلطی ہو گئی

وہ بول ہی رہا تھا جب زونی کو اپنا سر درد سے پھٹتا محسوس ہوا اس کی بات اگنور کرتے پاس سے گزر گئی وہ بس دیکھتا رہ گیا۔

میں اپکو منا کے رہوں گا نشو مجھے آپ سے عشق تھا اور رہے گا ایسے کیسے اپکو چھوڑ دوں گا!!

خود سے عہد کرتا واپس روم میں چلا گیا۔
سورج نکلنے والا تھا ہلکی ہلکی روشنی پھیل رہی تھی

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سب لوگ ٹیبل پر ناشتہ کر رہے تھے کمی تھی تو بس اسکی جورات کی طرح ابھی بھی غایب تھی
جس نے سر درد کا بول کے ناشتے سے منع کر دیا!
شاہ ویر جانتا تھا زونی بس اسکی وجہ سے سب کے ساتھ نہیں بیٹھنے ارہی
ابھی سب ناشتہ کر ہی رہے تھے جب المیر صاحب بولے عمیر میں کچھ کہنا چاہتا ہوں جس
کے لیے میں یہاں آیا ہوں
ان کی بات پہ سب ان کی طرف متوجہ ہوئے
عمیر میں چاہتا ہوں اب ہمیں ہماری بہو دے ہی دو نکاح کو تو سالوں گزر چکے ہیں ابھی میں
رحصتی چاہتا ہوں
حمنہ کی بھی پڑھائی پوری ہو چکی ہے مرجان بھی لندن سے واپس اچکا اب تو بزنس بھی سنبھالنا
شروع کر دیا میرے ساتھ
ان کی بات پہ جان نے مسکرا کر حمنہ کو دیکھا جو آج گلابی رنگ کے فراک پہنے ہوئے تھی
حمنہ کا منہ شرم سے لال ہو گیا جو مرجان بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا

المیر نے سعدیہ بیگم کو دیکھا جنہوں نے بات سمجھتے ہوئے حمنہ سے پوچھا تمہارا کیا ارادا حمنہ

بس اتنا کہنا تھا حمنے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ بنا جواب دیئے کمرے میں بھاگ گئ

اسکی اس تیزی کو دیکھتے ہوئے سب نے زوردار قہقہہ لگایا !!

دیکھو المیر ہمیں کوئ عتراض نہیں ہے حمنہ تمہاری امانت ہے جب تم کہو رحصتی کر دیں

گے ٹھیک ہے ہم ساتھ ہی زونی اور ویر کا نکاح بھی چاہتے ہیں دعا نے سعدیہ بیگم کو کہا

دعا میں زونی سے بات کر کے بتاؤں گی !!

شاہ ویر کی تو مانو لوٹری نکل آئ تھی ویر بہت خوش تھا زونی کے ساتھ کا سوچ کے ہی !!!

!مرجان حمنہ سے دو سال بڑا تھا جس کا نکاح بچپن میں ہی اس کی پسند حمنہ سے کروا دیا گیا

اب وہ خود ہی رحصتی چاہتا تھا

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

دعا لوگ کی فیملی جا چکی تھی صبح ہی رحصتی کی تاریخ فون پہ بتانے کا کہتے

سوچنے کا وقت مانگا تھا سعدیہ نے تاکہ حمنہ کی رضامندی بھی جان سکے

عمیر صاحب بھی آفس کے لیے نکل چکے تھے ذونی تو صبح سے کمرے سے ہی نہیں باہر آئ

تھی

حمنہ شاپنگ پر چلی گئ تھی دوست کے ساتھ

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سعدیہ ایک ہاتھ میں زونی کو اٹھائے کپڑے دھو رہی تھی وہ معصوم سی جان جنوری کی ٹھنڈ کا بنا اثر لیئے ماں کے پاس کھیلنے میں مصروف تھی

،،،،،،،،،،،،

دیہ پلیز میری بات سنو ہم تو بچپن سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو پھر یہ شادی کیوں !! عمیر میں کیسے انکار کر دوں مجھے بچپن سے. جس نے پالا پڑھایا لکھایا زندگی میں پہلی بار کچھ مانگا میں کیسے انکار کر دوں تم ہی بتاؤ!!

میرے ماں باپ کے بارے میں مجھے کچھ نہیں پتہ شفقت چاچا نے ہی مجھے سنبھالا میں مر جاؤں گا تمہارے بغیر ایک کوشش کی گئی مقابل کو روکنے کے لیے!!!

کوئی کسی کے بغیر نہیں مرتا تم بھی جینا سیکھ جاؤ گے

میں مجبور ہوں

مجھے معاف کر دینا۔

،،،،،،،،،،،،

اوبی بی خیالوں سے باہر آؤ اور یہ کام کون کرے گا ہاں تیری ماں آئے گی قبر سے نکل کر۔

بسیاں تائی کی آواز سے ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی کام کرنے لگی ساتھ ساتھ آنسوں صاف کرتی

وہ بیچاری بن ماں باپ کے پلی لڑکی قسمت کے ہاتھوں کہاں پہنچ گئی تھی

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وقت کا کام ہے گزرنا وہ گزر گیا اللہ پاک نے ذونی کے بعد ایک اور رحمت سے نوازا تھا

سعدیہ اور آصف کو

جس کا نام سعدیہ نے حمنہ رکھا

آصف دوسرے بار بھی بیٹی ہونے پر پیار محبت سے کرنے کی بجائے اور غصہ کرنے لگ گیا سعدیہ پر کیونکہ اسے بیٹا چاہیے تھا اور ایسا ممکن نہیں ہوا

چند سال بعد۔۔۔۔

آج گھر میں ہی سعدیہ نے کیک بنایا اور ساتھ تھوڑی بہت سجاوٹ بھی کی ہوئی تھی کیونکہ

آج ذونیشہ کی اٹھارویں سالگرہ تھی

تینوں ماں بیٹی بیٹھے انتظار میں تھے اپنی دادی اور بابا کے

رات کے دس بجے کے قریب دروازے کی بیل بجی اس نے قدم باہر کی جانب بڑھائے

کون ڈرتے ڈرتے پوچھا !!!

ہم سٹی ہوسپٹل سے آئے ہیں

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اماں فون آیا دعا خالا کا حمنہ کہتی کمرے میں چلی گئی

حمنہ کی آواز سن کر سعدیہ بیگم نے لاؤنج کی جانب قدم بڑھا دئے

اسلام و علیکم دعا ناشتہ لگا رہی تھی جب اسے پیچھے سے آواز آئی جیسے ہی پیچھے مڑی سعدیہ اور باقی سب کو دیکھا

و علیکم السلام کہتی ان سب کو لاؤنج میں لے آئی خوش دلی سے سب کا استقبال کیا المیر صاحب شاہ ویر اور مرجان بھی آ گئے تھے

سب ایک دوسرے سے خوش اخلاقی سے ملے ناشتہ کرنے کی غرض سے سب ہال میں لگی کرسیوں پر بیٹھ گئے

اسلام و علیکم منت نے سیڑھیوں سے نیچے آتے کہا

و علیکم السلام سب کو سلام کیا نیوی بلیو پرنٹ والی کرتی سفید ٹراؤزر پہنا ہوا تھا سر پہ ہم رنگ ہی حجاب بلیک چادر اوڑھے مسکراہٹ چہرے پر سجائے بہت پیاری لگ رہی تھی

سب سے ملتی قدم باہر کی جانب بڑھا دئے

منت بیٹا ناشتہ کر کے جانا کالج دعا نے کہا

نہیں امی بھوک نہیں ہے

ایک نظر سفید قمیض شلوار

شانو پر بلیک شال اوڑھے اسی کو ٹکٹکی باندھے دیکھتے واجد کو دیکھ کر کہتی باہر کی طرف چلی گئی

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

منت کے جاتے ہی سعدیہ بیگم نے بات شروع کی دعا ہم لوگ چاہتے ہیں اسی مہینے کی پندرہ تاریخ کو رخصتی کر دیں ساتھ ہی ہم منت اور واجد کا نکاح بھی کرنا چاہتے ہیں

آپ لوگ کا کیا خیال ہے

ہمیں کوئی عتراض نہیں ہے

دعا کی بات سن کے سعدیہ بیگم بہت خوش ہوئی

سعدیہ بیگم سوچ میں پڑ گئی

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ہر طرف خاموشی تھی بس رونے کی آوازیں گونج رہی تھی ہلکی ہلکی سامنے دو وجود پڑے تھے برآمدے کے بیچ و بیچ اس پاس لوگ بیٹھے دکھی ہو رہے تھے کچھ چھ مگوئیاں کرنے میں مصروف تھے

شکر ہے جان چھوٹی یہ بیچاری بھی سکون کا سانس لے گی

سعدیہ ہنوز بت بنی بس دیکھ رہی تھی کیا سے کیا ہو گیا تھا

یتیم تو وہ پہلے ہی تھی لیکن آج پھر یتیم ہو گئی تھی اس کی بچیاں بھی یتیم ہو گئی تھی

اس کی طرح وہ بھی باپ کے پیار سے ہمیشہ محروم رہی تھی پر آج شوہر کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا تھا

آصف اور بسیاں تای گھر واپس ارہے تھے راستے میں آصف گاڑی کا بیلنس برقرار نہ رکھنے کی وجہ سے گاڑی سامنے آتے ٹرک سے جا لگی اور دونوں موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے

امی باہر کوئی انکل آئے ہیں حمنہ نے سعدیہ کو اطلاع دی تم جاؤ میں آتی ہوں

اسلام و علیکم

و علیکم السلام بھابھی میں کیا کرو آپ تو جانتی ہیں آصف اب اس دنیا میں نہیں ہے یہ گھر بھی اسکو آفس کی طرف سے ملا ہوا تھا اب کمپنی والے یہ گھر اور جاب کسی اور کو دینا چاہتے ہیں

آپ کو گھر خالی کرنا ہو گا

کب تک خالی چاہیے آپ کو یہ گھر

سعدیہ کی عدت ختم ہو چکی تھی۔ دس دن سے یہ شخص یہاں کر یہی الفاظ دہراتا تھا

پچھلے دس دنوں میں سعدیہ نے پہلی بار کچھ الفاظ منہ سے ادا کیئے تھے

وہ بھابھی دراصل آج شام تک امجد نے نظرے جکائے ہوئے کہا

امجد بھی شرمندہ تھا پر کیا کرتا کمپنی والے بھی دباؤ ڈال رہے تھے

ٹھیک ہے کر دیں گے شام کو چابی مل جائے گی آپ کو

اب۔ آپ جا سکتے ہیں اتنے صاف الفاظ میں کہنے پر امجد خاموشی سے اٹھ کے باہر کی طرف چلا گیا

امی بھوک لگی ہے بہت سخت حمنہ نے بولا

سعدیہ گھر تو خالی کر آئی تھی پر اب اس کے پاس کوئی ٹھکانہ نہیں تھا آصف جیسا بھی تھا پر اس کے سر پہ ایک چھت تھی اس کے لئے جیسا بھی پر دنیا کی نظر میں اس کا سائباں تھا

زونی اور حمنہ کو لے کر وہ نکل تو آئی تھی پر جائے کہاں یہ اس کی سمجھ سے باہر تھا

ایسے ہی سڑک پر چلتے ہوئے سعدیہ کی نظر سامنے تیز رفتار آتی گاڑی سے ٹکر لگی جس وجہ سے اس کے سر سے خون نکلنے لگا زونی ساتھ ساتھ روتی مدد کے لیے بلا رہی تھی سب تماشائی بنے کھڑے تھے

یہ کیا ہوا بھائی صاحب ایکسیڈنٹ ہو گیا گاڑی والا ٹکر مارتے ہی بھاگ گیا

تم لوگوں کو شرم نہیں آتی مدد نہیں کر سکتے تو تماشہ بھی نہ بناؤ دفع ہو یہاں سے

جیسے ہی اس کے کانوں میں آواز پڑھی اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا کے باہر نکلنے لگا کہاں

جا رہے ہو بیٹا

امی میں بس دیکھ کے کر آتا ہوں

ویروید دعا بیگم بس اسکو بلاتی رہ گئیٔ اس کے قدم خود بخود آگے کی طرف چل دیا

پندرہ سالہ شاہ ویر بیچ سڑک پر بیٹھی اس نازک سی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو رونے میں مصروف تھی

ائیے میری گاڑی میں ان کو لے چلیئے

سعدیہ کو ہاسپٹل دیر سے لانے کی وجہ سے کنڈیشن تھوڑی نازک تھی دعا بیگم ذونی کو دلاسے دے رہی تھی دعا بیگم کے پوچھنے پر زونی نے انہیں سب بتا دیا تھا

کچھ دن بعد!!!

اسلام و علیکم

دعا کے پاس بیٹھی ذونیشہ نے سامنے آواز کے عقب میں دیکھا جہاں دو شخص کھڑے تھے!!!!

میں نے بتایا تھا نہ یہ میرے شوہر اور یہ المیر اور میرے بڑے بھائی عمیر ہیں!!

دعا نے ذونی کو حیران دیکھ کر بتایا

وعلیکم السلام !!زونی جواب دیتی اوپر روم میں چلی گئی

دعا بیگم نے ان کو ساری بات بتا دی تھی جس پر المیر اور عمیر نے ان کا ساتھ دیا المیر صاحب کو بہت فخر محسوس ہوا اپنی شریک حیات پر

مخلص شریک حیات ایک انمول تحفہ ہوتا ہے ✨❤️!!..

✨❤️"..

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

پانی سعدیہ بیگم کو خوش میں آئے آج تیسرا دن تھا تقریباً وہ سب سے مل چکی تھی انہوں نے دعا کا بہت شکر ادا کیا ان کا اور ان کی بچوں کا خیال رکھنے کا

دعا بیگم نے نا صرف ان کو چھت دی بلکہ ان کو بڑی بہن کا رتبہ دیا المیر صاحب نے بھی ان کو بہن کہا تھا

عمیر سعدیہ سے ابھی تک نہیں ملا تھا کیونکہ وہ غیر محرم تھی سعدیہ اس کے لئے

ذونی اور حمنہ سے اسکی اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی

💜💜💜💜💜🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

جی جی میں ارہاہوں وہ فون پر بات کرتا باہر کی جانب جا رہا تھا جب اسکو۔ لان میں سسکیوں کی آواز سنائی دی

اس وقت کون ہو گا لان میں گڑھی میں ٹائم دیکھا رات کے گیارہ بج رہے تھے

جیسے ہی اس نے آسمان کی طرف منہ کیئے سعدیہ بیگم کو روتے دیکھا المیر صاحب کے پاؤں سے زمین نکل گئی

یہ توان کا بچپن کا عشق تھا جس کی یادوں کے سہارے وہ ابھی تک زندہ تھے !!،

دیہ ؟

سعدیہ نے جیسے ہی سامنے عمیر کو دیکھا جیسے دنگ رہ گئی ہوں

عمیر ررر؟ ؟ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں پکارا جیسے تصدیق چاہی ہو

دیہ کی حالت دیکھ کر ان کی آنکھ میں آنسو آ گئے

انہوں نے اگے بڑھ کر انہیں گلے سے لگا لیا

مجھے معاف کر دیں میں نے بہت برا کیا آپ کے ساتھ اپ کی جگہ کسی اور کا ہاتھ تھا ما یقین مانو میں بہت روی تھی آپ کے لئے شائد اس لئے میرے ساتھ قسمت نے ایسا کھیل کھیلا

میں آج بھی آپ سے بہت محبت کرتی ہوں

میر کے سینے سے لگے دیہ با آواز روتے اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی

ایک شرط پہ معاف کروں گا

مجھے آپ کی ہر شرط منظور ہے

ارے سن تو لو پہلے

کیسے شرط !! مجھ سے نکاح کرنا ہوگا

کییییا !!!!!!!

نکاح پر آپکی بیوی کیا سوچے گی لوگ کیا کہے گے دعا کیا بولے گی

میں نے شادی نہیں کی ابھی تک

اور لوگوں کا کیا جتنے لوگ اتنے زبانیں اور آپ دیا کی فکر نا کرے دعا اور المیر تو بہت خوش ہوں گے

کیا کیوں

تمہارے بعد کسی اور کی خواہش کہاں زندہ تھی

پر میرے بچے سعدیہ نے بولا

مطلب ذونیشہ اور حمنہ تمہاری .بیٹیاں ہیں

جی !! مطلب تم اتنے دنوں سے میرے گھر میں تھی اور مجھے آج پتا چلا

آپکا گھر

ہاں المیر میرا چاچا زاد بھائی ہے

بتاؤ میری شرط قبول ہے

قبول ہے سعدیہ نے ہنس کر کہا

''''''''''''''

آج سعدیہ عمیر کا نکاح ہو چکا تھا ساتھ ساتھ حمنہ اور مرجان کا بھی نکاح کیا گیا تھا مرجان کی پسند پر

زونی اور شاہ ویر کا نکاح بھی ہونا تھا پر نکاح سے پہلے ہی زونی انکار کر چکی تھی

سب کے نکاح سے کسی کو مسئلہ نہیں تھا

البتہ زونی کے انکار کی وجہ کوئی نہیں جانتا تھا اس دن کے بعد عمیر صاحب اپنی فیملی کے ساتھ دوسرے شہر جا بسے تھے

شاہ شاہ دیکھو میں کیا لائی ہوں تمہارے لیے گلاب کے پھول وہ بھی تازہ تازہ جب سے نکاح کی بات ہوئی تھی تب سے وہ بہت چپ چپ رہنے لگا تھا۔

آج بھی وہ پتہ نہیں کن خیالوں میں گم تھا جب زونی مسکراتی اس کے پاس آئی اپکو کوئی اور کام نہیں ہے کیا جب دیکھو شاہ یہ شاہ وہ

شاہ کیا ہوا تمہیں تم ٹھیک ہو؟؟

جو اتنے دن سے خاموشی تھی آج وہ طوفان بن کے پھٹ پڑا

ہاں کیا شاہ شاہ کی رٹ لگائی رہتی ہے آپ نے آپ سمجھتی کیا خود کو ہاں میں آپ سے نکاح کیوں کروں ایک تو آپ مجھ سے تین سال بڑھی ہیں

میں نے صرف آپ کو اپنی دوست مانا اور کچھ نہیں میری اپنی بھی کوئی زندگی ہے میں بڑا ہو کر اپنی پسند سے شادی کرنا چاہتا ہوں

میرے کچھ خواب ہیں میں وہ پورے کرنا چاہتا ہوں میں بڑا ہو کر اپنے دم پر کچھ بننا چاہتا ہوں کیا پتہ میں آپ سے نکاح کر لوں پر کل کو مجھے کوئی پسند آگئی تو نہ میں آپ کو چھوڑنے کا نا میں آپ کے ساتھ گزارہ کرنے کا۔

منع کر دیں نکاح سے آپ پلیز موم ڈیڈ آپ کی بات مان جائیں گے پر میری نہیں مانے گے

دوستی کی خاطر اس رشتے سے منع کر دیں ہم دوست رہ سکتے ہیں ہمیشہ

ٹھیک ہے پر ایک بات تم بھی سن لو دوستی کا ہاتھ تم نے بڑھایا تھا میں نہیں آئی تھی تمہارے پیچھے

تمہارے ساتھ رہنے سے پہلے میں مرنا پسند کروں گی۔ اپنے ذہن میں یہ بات بٹھا لینا اور میں تو صرف مما کی وجہ سے راضی ہوئی تھی میں بھی کوئی مری نہیں جا رہی تم سے نکاح کے لئے اور تم اپنی دوستی اپنے پاس سمبھال کے رکھوں شاید تماری ہمسفر کو ضرورت ہو دوستی کی یہ کہتے وہ رکی نہیں اسے اپنا آپ بہت چھوٹا لگ رہا تھا ابھی۔

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔ زونی روتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

زونی جلدی کرو بیٹا کن سوچوں میں گم ہو جلدی تیار ہو جاؤ شاپنگ پر بھی جانا اور تم ابھی تک بیڈ سے ہی نہیں اٹھی۔

امی میری شادی تھوڑی ہے آپ لوگ جائیں شاپنگ پر میں کیا کروں گی وہاں

کوئی بہانہ نہیں بس دس منٹ ہیں تمہارے پاس تیار ہو جاؤ ہمیں نکلنا بھی ہے میں تب تک حمنہ کو دیکھ کر آتی ہوں چاروناچار ماں کے حکم پر وہ تیار ہونے چلی گئی۔

شاپنگ سے واپس آتے آتے ان کو رات ہو گئی تھی سب آرام کرنے کے لیے اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔ اور کل سے حمنہ اور منت کو مایوں میں بھی بیٹھنا تھا

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

آج گھر میں معمول سے ہٹ کر گہما گہمی تھی سب لوگ اپنی اپنی تیاری میں بزی تھے
کچھ دیر میں منت اور واجد کا نکاح تھا مایوں کی رسم شام کو ہوٹل میں رکھی گئی تھی شادی کی تیاریاں ایک ہی گھر میں ہو رہی تھی
منت کو لاؤنج میں واجد کے ساتھ بیٹھایا گیا منت سفید میکسی زیب تن کی ہوئی تھی واجد نے بھی وائٹ سوٹ پہنا ہوا تھا کچھ ہی دیر میں منت عمیر سے منت واجد سکندر بن گئی تھی سب ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔
نکاح کی رسم اچھے سے ہو گئی ہے اب جلدی چلو منت اور حمنہ کو پارلر بھی جانا ہے سعدیہ عمیر کو کہتی باہر چلی گئی۔
سب ہوٹل میں پہنچ چکے تھے بس دلہنوں کو پارلر سے انے میں آدھا گھنٹہ باقی تھا
ویر کی نظریں ادھر ادھر کچھ تلاش کرنے میں مصروف تھی
ویر تم گھر جا کر ذونی کو لے آؤ گے ڈرائیور پارلر چلا گیا اور ادھر کوئی ہے بھی نہیں جو ذونی کو لے آئے گھر سے سعدیہ نے جھجھکتے ہوئے کہا۔
ذونی کا سنتے ہی شاہ ویر نے ہاں میں سر ہلایا اور جلدی سے باہر کی طرف چل کم دوڑ لگا دی
اسکی اس جلدی پر سعدیہ بیگم ہنسے بنا نہ رہ سکی۔
پاگل ہے سعدیہ بیگم کہتی مہمانوں کے ساتھ مصروف ہو گئی

ویر جب گھر پہنچا تو ذونی سامنے ہی اسکو کھڑی نظر آئی

جلدی سے گاڑی سے اتر کر کار کا دروازہ کھولا کہیں ذونی پچھلی سیٹ پر ہی نا بیٹھ جائے ذونی خاموشی سے آگے سیٹ پر بیٹھ گئی ویر بھی بیٹھتا گاڑی سٹارٹ کردی۔

گاڑی میں ہنوز خاموشی تھی ویر نے خاموشی کو توڑا

نشو؟؟

ذونی نے کوئی ریکشن نہیں دیا جیسے سنا ہی نہ ہو ذونیشہ کو چپ دیکھ کر ویر نے بات کا آغاز کیا

۔

مجھے معاف کردے میں نے جو بھی کہا تھا بس غصے میں کہا تھا پچھلے سات سالوں سے میں سکون سے نہیں رہ پایا مجھے نہیں تھا پتہ کب کیسے مجھے آپ سے عشق ہو گیا میں جس کو دوستی اور پسند سمجھتا تھا وہ میرا عشق ہے

آپ کی ان شکوہ کناہ نظروں نے مجھے آج تک سکون سے نہیں رہنے دیا۔

ہوٹل میں گاڑی پہنچتے ہی ویر خاموش ہوا ذونی دروازہ کھولتی باہر نکلی کچھ قدم چلی کہ رکی

تمہاری خواہش تھی میں نے پوری کردی اب تمہیں خوش ہونا چاہیے عشق تم نے کیا مجھے تم سے نفرت ہے یہ کہتے ہوئے ایک آنسو اس کی آنکھ سے گرا تھا۔

بنا مڑے کہتی اندر چلی گئی

اسکی آخری بات پہ شاہ ویر سنتا رونے لگ گیا مرد جب بھی روتا اپنی من پسند عورت کے لیئے روتا

قرآن کے سائے میں منت اور حمنہ کو رحصت کیا گیا

منت اور حمنہ نے گہرے سرخ رنگ کے لہنگے پہن رکھے تھے

جس میں دونوں بہت خوبصورت لگ رہی تھی رحصتی کے وقت حمنہ تو بہت روئی پر مجال ہے جو منت کی آنکھ سے آنسو نکلا ہو اسکا کہنا تھا شادی ایک بار ہوتی رو کر میک اپ کیوں خراب کرے

منت کمرے میں بیٹھی واجد کا انتظار کر رہی تھی

کمرے کا دروازہ کھولا واجد کمرے میں داخل ہوا سامنے بیڈ پہ بیٹھے لال لہنگے میں ملبوس وہ بہت حسین نازک سے گڑیا لگی اسکو

اسلام و علیکم

بیڈ پر بیٹھتا بولا

وعلیکم السلام کانپتی آواز میں جواب دیا گیا

اس کی حالت دیکھ کر واجد کے ہونٹوں کو خوبصورت مسکراہٹ نے چھوہا

ایک ہاتھ میں اسکا ہاتھ تھام کر اس میں ڈائمنڈ کی رنگ پہنائی کیسی ہے بہت خوبصورت منت مسکرائی

اس کے ریڈ لپسٹک میں قید ہونٹوں کو دیکھ کر واجد شدت سے جھکا اچانک افتتاد پر وہ بوکھلا گئی نظریں شرم سے جھک گئی واجد ایک ہاتھ سے لائٹ آف کرتا اس پر اپنی شدتے لٹانے لگا دور چاند بھی ان کے ملن پر خوش ہو رہا تھا

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

مرجان کمرے میں داخل ہوا سامنے کا منظر دیکھ کے اس کے ہوش اڑ گئے حمنہ بلیک سلیولیس گھٹنوں تک آتی نائٹی میں کھڑی تھی جس کا گلا بہت دیپ تھا مرجان تو اسے دیکھتے ہی رہ گیا حمنہ کے قریب آتا اسکو اپنی باہوں میں بھر کر بیڈ پر بٹھایا

آج اسکو اپنا آپ سنبھالنا مشکل لگ رہا تھا

بہت پیاری لگ رہی ہو

شکریہ !! میرا گفٹ

ایک مخمل کی ڈبی اسکے سامنے کی جیسے ہی اس نے کھولی خوبصورتی سی پائل تھی

پہنا بھی دو اب لائے ہو

ہمممممممم !!!!

مرجان اپنا دھڑکتا دل قابو کرتا کمرے کی لائٹ آف کی شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکا وقت کے ساتھ اسکی شدتوں میں بھی اضافہ ہو رہا تھا

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

زونی کمرے میں بیٹھی کالج کا کوئی کام کر رہی جب دروازے پر دستک ہوئی سامنے دیکھا سعدیہ اور عمیر صاحب کھڑے تھے

آئے ناما بابا بیٹھے جلدی اٹھتی بیڈ پر بیٹھنے کا کہا

ہم تم سے بات کرنا چاہتے ہیں

جی بابا بولے ایسی کون سی بات ہے جس پر آپ کو اتنا سوچنا پڑھ رہا عمیر صاحب نے بات شروع کی

دیکھو بیٹا تین دن بعد ولیمہ رکھا گیا منت اور حمنہ کا میں مطلب ہم چاہتے ہیں کہ ولیمے کے دن تمہارا اور شاہ ویر کا نکاح کر دیا جائے

بابا جیسے ہی زونی کچھ کہنے لگی عمیر جلدی سے بولا

بس ذونی اتنا وقت بہت ہے اب میں نے زبان دے دی ہے المیر کو اگر تمہیں میری عزت کا زرہ بی خیال ہے تو میری بات کا مان رکھ لو تم وقت لے لو پر مجھے جواب ہاں چاہیے اس رشتے میں کوئی برائی نہیں ہے۔

کیا شاہ راضی ہے ذونی نے پوچھا ہاں بیٹا اسی نے ہی عمیر کو رشتے کا بولا ہے

زونی کچھ سوچتی بولی ٹھیک ہے پر نکاح تین دن بعد نہیں بلکہ ایک ہفتے بعد ہو گا

جیسے تم چاہو عمیر نے اس کے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا

سعدیہ بھی اب مطمئن ہو گئی تھی

جیسے ہی ویر کو زونی کی رضا مندی کا پتہ چلا تھا پہلے تو یقین ہی نہیں آیا بے یقینی کی کیفیت میں کھڑا ہو گیا بیٹھ جاؤ بیٹا تمہاری ہی ہے عمیر نے کہا شاہ ویر ہوش میں آتا شرمندہ سا سر جھکا گیا

اس دن کے بعد سے شاہ بہت خوش خوش رہتا تھا پر اسکو زونی کی خاموشی سے ماننے پر حیرانی بھی تھی پر اپنا وہم سمجھتا اور شادی کے بعد منانے کا سوچتا چپ ہو گیا تھا

آج ذونیشہ اور شاہ ویر کا نکاح تھا نکاح زونی کے کہنے پر گھر میں ہی سادگی سے رکھا گیا تھا۔

ولیمہ نہیں کیا گیا تھا حمنہ کا کہنا تھا اسکا ذونی اور منت کا ولیمہ ساتھ دھوم دھام سے کریں گے

شاہ ویر سفید قمیض شلوار ساتھ گولڈن واسکٹ میں ملبوس بہت پیارا الگ رہا تھا اوپر سے چہرے کی چمک اس کو الگ ہی بنا رہی تھی

سامنے سے آتی گولڈن میکسی زیب تن کی ہوئی بالوں کو کھلا چھوڑے مانگ ٹیکا لگایا ہوا ذونیشہ نک سی آج تیار ہوئی اس کے دل کے تار چھیڑ رہی تھی

نظریں پلٹنا ہی بھول گئی

ذونیشہ کو اسکے ساتھ صوفے پر بٹھایا گیا

سات سال بعد!!!!

دیکھو نشو میں گلاب کے پھول لایا ہوں آپ کے لئے آپ کو پسند تھے نا گلاب کے تازہ پھول اپکو یاد ہے آپ میرے لئے لایا کرتی تھی وہی سے لایا ہوں آپ کے باغ سے آنسو اس کے چہرے کو بھگو رہے تھے وہ مسلسل اس سے باتیں کر رہا تھا جو منو مٹی تلے جا سوئی تھی آپ سن رہی ہیں نا بولے نا نشو آپکا شاہ اپکو بلا رہا میں تمہاری ہونے سے پہلے مرنا پسند کروں گی شاہ کے سماعتوں میں اسکے الفاظ گونجے۔

اس نے جو کہا وہ پورا کر دکھایا تھا

سات سال پہلے !!!!

ذونیشہ عمیر کیا اپ کو شاہ ویر المیر حق مہر دس لاکھ روپے کے ساتھ قبول ہے ؟

مولوی صاحب نے جیسے ہی پوچھا

ذونی کو کھانسی شروع ہو گئی سب اس کو دیکھ رہے تھے پر زونی کے منہ سے خون نکلتا

دیکھ کر شاہ ویر تو مانو بت بن گیا ہو

زونی بے خوش ہو گئی ویر ذونی کو باہوں میں اٹھا تا باہر کی طرف بھا گا

گاڑی میں ذونی کو اگلی سیٹ پر بٹھا کے خود ڈرائونگ سیٹ سنبھالتا جلدی سے گاڑی بھگا

لے گیا

سب ہاسپٹل میں ICU کے باہر کھڑے دعا گو تھے

جب ڈاکٹر ان کی طرف آتا بولا مریض کی حالت کافی خراب ہے کینسر لاسٹ سٹیج پر ہے

کیا کینسر سب ڈاکٹر کی بات سن کر سکتے میں چلے گئے

پیشنٹ آپ میں سے شاہ کون ہے اس کو بلا رہی ہیں نرس باہر آتی بولی

شاہ ہوش میں آتا مرے مرے قدموں سے ڈاکٹر کے پیچھے چل دیا

اندر جاتے ہی اس کی سانس خلق میں ہی اٹک گئی۔

مشینوں کی بیپ بیپ کی آواز آرہی تھی کمرے میں چاروں طرف خاموشی چھائی تھی

سامنے انہیں مشینوں میں جکڑا وجود لیٹا نظر آیا

آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے دودھیا رنگت اب زرد تھی۔

نشو؟؟

اپنے نام کی پکار سن کر ذونی نے اپنی آنکھیں کھولی سامنے کی اس کی دشمن جان تھی جو

بکھرے بال سوجی ہوئی لال آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا

ایک زخمی مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں کو چھوا۔

ککیا ہوا اب ررو کیوں رہے ہو چاہتے تھے نا تمہیں چھوڑ کر چلی جاؤں اب تمہاری خواہش

پوری کر رہی ہو تو جانے بھی نہیں دیتے رو رہے ہو

پلیز نشو مجھے چھوڑ کے نا جاؤ مجھ سے غلطی ہو گئی میں شرمندہ ہوں بہت زیادہ اپنے ہاتھوں

میں سر گرا کر رونے لگ گیا

میری آخری خواہش پوری کرو گے؟؟

نشو پلیز

میرے مرنے کے بعد تم شادی کر لینا اور اپنی بیٹی کا نام ماہا رکھنا بچپن میں تمہارے ساتھ

نام جب جڑا تھا میں نے سوچا تھا ہماری بیٹی کا نام ماہا رکھوں گی پر یہ خواہش پوری نہیں کر

سکی میں۔

میں نے کہا تھا تمہارے پاس آنے سے پہلے میں مرنا پسند کروں گی

SHAHVEERILOVEU.

نشو نشو

ڈاکٹر جلدی آئیں میری نشو بول نہیں رہی

اب خاموش کمرے میں بس ٹٹٹٹٹٹ کی آواز تھی

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ڈیڈ آپ آ گئے جی میری جان میں اگیا کہاں تھی میری جان چھپ کس سے رہی تھی

ماہا ماہا تم یہاں ہو میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں

حیا ہاتھ میں دودھ کا گلاس پکڑے ماہا کی طرف آئی جو کب سے دودھ سے بچنے کے لیے ادھر ادھر چھپ رہی تھی

آپ کے پیار کی وجہ سے اتنا بگڑ گئی ہے مجال ہے جو مجھے سکون کا سانس لینے دیا ہو چار سال کی ہو گئی ہے ابھی تک دودھ نہیں پیتی بیگم صاحبہ کو بو آتی ہے

ہہہمنوں ماہی میری شہزادی جلدی سے ختم کرو دودھ ویر کی بات سنتے ہی ماہا ایک سانس میں دودھ کا گلاس خالی کر گئی

حیا کا تو منہ ہی کھل گیا تھا جسے دیکھ کر ویر نے قہقہ لگایا

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ذونیشہ کی موت کے بعد شاہ ویر خود سے بیگانہ ہو گیا تھا بس کمرے تک محدود ہو کہ رہ گیا

زندگی جینا تو جیسے بھول ہی گیا تھا وہ

المیر صاحب نے سب کی رضامندی سے اس کی شادی حیا سے کر دی حیا نرم مزاج پڑھی لگی

خوبصورت لڑکی تھی حیا واجد کی بہن تھی جو لندن سے اپنی ڈاکٹر کی ڈگری لے کر آئی تھی اب

وہ شاہ کی بیوی اور ڈاکٹر بھی ہے

حیا کی ایک سال کی کوششوں کے بعد شاہ زندگی کی طرف۔ لوٹ آیا تھا اب آفس بھی

جانے لگا تھا حیا سے وہ محبت تو نہیں کر پایا پر اسکو عزت اور احترام کا مقام دیا تھا اس نے

اللہ نے اسکو بیٹی جیسی رحمت سے نوازا

جس کا نام شاہ نے ماہا رکھا تھا

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

منت اور واجد کو اللہ نے جڑواں بیٹوں سے نوازا ایک کا نام احد

اور مبین تھا احد شرارت میں سب سے آگے تھا جب کہ مبین چھ سال کی عمر میں بھی کم گو

اور سنجیدہ تھا

،،،

حمنہ اور مرجان کی بس ایک بیٹی تھی جس کا نام حمنہ نے ذونیشہ رکھا تھا گول مٹول نیلی آنکھوں والی ذونیشہ بہت خوبصورت تھی اپنی خالہ کی طرح

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے جیسے ہی لائٹ آن کی کمرہ روشنی میں نہا گیا وہ ہی سامان سامنے دیوار پر ہنستی ہوئی تصویر لگی ہوئی تھی

یہاں آنا اس کی عادت تھی پچھلے چھ سالوں سے ایک بھی رات ایسی نہیں گزری جو یہاں نا آیا ہو۔

کمرے میں بس اس کی سانسوں کا شور تھا

ذونیشہ!

ایک آنسو شاہ کی آنکھ سے گرا

ذونیشہ کی تصویر سے کہا

""میں نے محبت نہیں عشق کیا تھا""

عشق محبت سے آگے ہوتا ہے...

محبت تو ہر ایک سے ہو جاتی ہے

کسی کی "صورت "کسی کی "آواز "اور کسی کی

"آنکھوں "سے جبکہ عشق صرف ایک شخص سے ہوتا ہے

اور عشق کے بعد!...

"نیکسٹ آپشن" نہیں ہوتا

آپ جتنی بھی کوشش کریں عشق کرنے کے بعد آپکی لائف

میں کسی اور شخص کی گنجائش نہیں رہتی

عشق خوبصورت اور پاکیزہ تعلق ہوتا ہے

عشق کی ایک ہی ڈیمانڈ ہوتی ہے کہ محبوب میسر ہو

تاحیات کیلئے اور وہ بھی نکاح کے ذریعے عشق کرکے

یا تو آپ مکمل ہوجاتے ہیں یا پھر ہمیشہ کیلئے ادھورے رہ جاتے ہیں کیونکہ عشق کرنے کے

بعد محبوب کے علاوہ کسی

اور کی ضرورت ہی نہیں ہوتی...

شاید اس وجہ سے مجھے رونقیں نہیں بھاتی

تنہائی ہی سکون دیتی ہے--

کمرے میں اب ہنوز خاموشی تھی چلتی سانسیں اب خاموش تھی

دور کہیں شاہ اپنی نشو کا ہاتھ پکڑے مسکرا رہا تھا

ختم شدہ